4مارچ1963

ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ آف اتر پردیش

بنام

جوگیندر سنگھ

(پی بی گجیندر رگڈ کر، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ جسٹسز۔)

سرکاری ملازم–تادیبی کارروائی–ضابطہ–"سکتا"–یوپی تادیبی کارروائی (ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل) قواعد، 1947، قواعد 4 (2) کی توضیح۔

مدعاعلیہ کو 1937 میں اپیل کنندہ کے تحت نائب تحصیلدار مقرر کیا گیا تھا۔ 4 اگست 1952 کو ان کے خلاف موصول ہونے والی شکایات پر انہیں معطل کر دیا گیا اور ان کا مقدمہ قواعد کے تحت مقرر کردہ انتظامی ٹریبونل کو تحقیقات کے لیے بھیج دیا گیا۔ جب کارروائی زیر التواء تھی، اپیل کنندہ کو اس کے طرز عمل کے خلاف اضافی شکایات موصول ہوئیں اور انہیں ٹریبونل کو اس اطلاع کے ساتھ آگاہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے خلاف ان مزید الزامات کو تحقیقات کے لیے بھیجنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ٹریبونل نے مذکورہ اضافی الزامات کی وصولی کا انتظار نہیں کیا اور انکوائری پر اگست 1952 میں انہیں ان کے خلاف بنائے گئے الزامات سے بری کر دیا۔ 28 اکتوبر 1956 کو مدعاعلیہ کو دوبارہ معطل کر دیا گیا اور اضافی شکایات پر بنائے گئے الزامات اس کے حوالے کر دیے گئے۔ مدعاعلیہ نے اپنی وضاحت پیش کی اور استدعا کی کہ قواعد کے مطابق انکوائری ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کو سونپی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور کیس کمشنر کو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی ہدایت کے ساتھ سونپا گیا۔ ہائی کورٹ نے مدعاعلیہ کی رٹ پٹیشن کو منظور کر لیا اور مذکورہ سول سروسز قواعد کے قواعد 55 کے تحت مقرر کردہ اتھارٹی کے ذریعے انکوائری کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

اس عدالت میں فیصلے کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا قاعدہ 4(1) میں لفظ "ہوسکتا ہے" کی طرح جو گورنر کو صوابدید فراہم کرتا ہے، ذیلی قاعدہ (2) میں لفظ "ہوسکتا ہے" اسے صوابدید فراہم کرتا ہے، یا ذیلی قاعدہ (2) میں لفظ "ہوسکتا ہے" کا واقعی مطلب "ہوگا" یا "ہونا چاہیے" ہے۔

فرض کیا گیا کہ قاعدہ 4(2) کا پورا مقصد مایوس ہوجائے گا اگر مذکورہ قاعدے میں لفظ "ہوسکتا ہے" وہی تعمیر حاصل کرتا

ہے جو ذیلی قاعدہ (1) میں ہے۔ قاعدہ 4 (2) کو نافذ کرنے کا واضح اور غیر واضح مقصد گزٹیڈ سرکاری ملازمین کو گورنر سے درخواست کرنے کا اختیار فراہم کرنا ہے کہ ان کے مقدمات کی سماعت ٹریبونل کے ذریعے کی جائے نہ کہ دوسری صورت میں۔ اس طرح قاعدہ 4 (2) گورنر پر گزٹیڈ سرکاری ملازم کی طرف سے کی گئی درخواست کو منظور کرنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے اور اس طرح کی درخواست موجودہ معاملے میں منظور نہیں کی گئی ہے، اپیل کو ناکام ہونا چاہیے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 301۔

1959 کی خصوصی اپیل نمبر 40 میں الہ آباد ہائی کورٹ (لکھنؤ بنچ) کے 10 مارچ 1960 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے ایس حاجیلا اور سی پی لال۔ مدعا علیہ کی طرف سے کے ایل گوسین اور نونیت لال۔

.1963 4 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر جے۔ —اس اپیل میں جو قانون کا مختصر نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ اتر پردیش تادیبی کارروائی (ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل) قواعد، 1947 (جسے اس کے بعد قواعد کہا جاتا ہے) کے قواعد 4 (2) کی تعمیر سے متعلق ہے۔ یہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ مدعا علیہ جوگیندر سنگھ کو 1937 میں اپیل کنندہ ریاست یو۔ پی کے تحت نائب تحصیلدار مقرر کیا گیا۔ 4 اگست 1952 کو انہیں معطل کر دیا گیا کیونکہ ان کے خلاف شکایات موصول ہوئی تھیں اور مذکورہ شکایات کی تحقیقات پر غور کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، اس کے خلاف الزامات وضع کیے گئے اور اس کا مقدمہ قواعد کے تحت مقرر کردہ انتظامی ٹریبونل کو تحقیقات کے لیے بھیج دیا گیا۔ ٹریبونل نے ایک تفتیش کی اور مدعا علیہ کو اگست 1953 میں اس کے خلاف بنائے گئے الزامات سے بری کر دیا۔

جب ٹریبونل کے سامنے کارروائی زیر التوا تھی، مدعا علیہ کے طرز عمل کے خلاف اپیل کنندہ کو اضافی شکایات موصول ہوئیں، اور انہیں اپیل کنندہ نے ٹریبونل کو اس اطلاع کے ساتھ آگاہ کیا کہ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے خلاف ان مزید الزامات کو تحقیقات کے لیے بھیجنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ٹریبونل نے مذکورہ اضافی چارجز کی وصولی کا انتظار نہیں کیا کیونکہ اسے حکومت کی طرف سے کہا گیا تھا کہ وہ پہلے سے ہی اس کے ساتھ چارج کے ساتھ آگے بڑھے اور اپنی تحقیقات کا اختتام کیا۔ یہی وجہ ہے کہ 28 اکتوبر 1955 کو مدعا علیہ کو دوبارہ معطل کر دیا گیا اور اس کے خلاف موصول ہونے والی اضافی شکایات پر بنائے گئے الزامات 29 اکتوبر 1956 کو اس کے حوالے کر دیے گئے۔ 12 نومبر 1956 کو مدعا علیہ نے اپنی وضاحت پیش کی اور استدعا کی کہ اگر اپیل کنندہ اس کے خلاف تحقیقات کو آگے بڑھانا چاہتا ہے تو اسے قواعد کے مطابق انتظامی ٹریبونل کو سونپا جا سکتا ہے۔

28 جون 1958 کو ڈپٹی سکریٹری بورڈ آف ریونیو، یوپی نے مدعا علیہ کو مطلع کیا کہ اپیل کنندہ کے منظور کردہ احکامات کے مطابق اس کا مقدمہ کمشنر گورکھپور ڈویژن کو سونپا گیا ہے، جس میں اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں، اور اس کی درخواست کہ اس کے خلاف الزامات کو انتظامی ٹریبونل کو تحقیقات کے لیے سونپا جائے، کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد، مدعا علیہ نے 14 جولائی 1958 کو الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، اور درخواست کی کہ اپیل کنندہ کے خلاف سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) کے قواعد 55 کے تحت اپیل کنندہ کے ذریعہ مقرر کردہ تفتیشی افسر کے سامنے اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایک رٹ، یا ہدایت یا مناسب حکم جاری کیا جائے۔ رٹ پٹیشن کی سماعت کرنے والے واحد جج نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ ایک گزٹیڈ افسر ہونے کے ناطے، اپیل کنندہ اپنی درخواست منظور کرنے کا پابند ہے کہ اس کے خلاف انکوائری قواعد کے تحت مقرر کردہ انتظامی ٹریبونل کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی اور مذکورہ سول سروسز رولز کے قواعد 55 کے تحت مقرر کردہ اتھارٹی کے ذریعے تحقیقات کی ہدایت دینے والے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

اس حکم کو اپیل کنندہ نے لیٹرز پیٹنٹ کے تحت مذکورہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ ڈویژن بنچ نے معروف واحد جج کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے درخواست دی اور مذکورہ ہائی کورٹ سے ایک سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور یہ اس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ہے کہ وہ اس عدالت میں آیا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے مسٹر حاجیلا کا مؤقف ہے کہ درج ذیل عدالتوں کے ذریعے اخذ کردہ نتیجہ قواعد کے قاعدہ 4 (2) کی منصفانہ اور معقول تعمیر پر مبنی نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ ریاست یوپی میں یہ گورنر کے لیے مجاز ہے کہ وہ یہ ہدایت دے کہ رول آف دی رولز میں مذکور افسران کے خلاف تادیبی کارروائی انتظامی افسر کے سامنے کی جانی چاہیے، لیکن اس سلسلے میں گورنر پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ گورنر، اگر وہ فیصلہ کرتا ہے تو ہدایت دے سکتا ہے کہ مذکورہ انکوائری سول سروسز قواعد کے قاعدہ 55 کے تحت کی جاسکتی ہے اور اس کے لیے مقرر کردہ مناسب اتھارٹی کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ آیا انکوائری ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے ذریعے کی جانی چاہیے، یا کسی مناسب اتھارٹی کے ذریعے، یہ مکمل طور پر گورنر کی صوابدید کے تحت معاملہ ہے۔

دوسری طرف، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ جہاں تک گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے معاملات کا تعلق ہے، وہ قواعد کے قاعدہ 4 (2) کے تحت آتے ہیں اور مذکورہ قاعدے کی منصفانہ تعمیر پر، یہ واضح ہے کہ اگر کوئی گزٹیڈ سرکاری ملازم درخواست کرتا ہے کہ اس کے خلاف انکوائری ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے ذریعے کی جائے، تو گورنر اس کی درخواست منظور کرنے کا پابند ہے۔ لہذا، ہمارے فیصلے کے لیے جو تنگ نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ دونوں میں سے کون سا نظریہ قواعد کے قاعدہ 4 (2) کے اثر کی صحیح

نمائندگی کرتا ہے۔قاعدہ 4اس طرح پڑھتا ہے:

".4(1) گورنر کسی مخصوص علاقے میں کسی انفرادی سرکاری ملازم یا سرکاری ملازمین یا سرکاری ملازمین کے طبقے سے متعلق ٹریبونل کے مقدمات کا حوالہ صرف ان معاملات کے حوالے سے دے سکتا ہے جن میں شامل ہیں:

(a) بدعنوانی؛

(b) فرائض کو مناسب طریقے سے انجام دینے میں ناکامی؛

(c) دس سال سے زیادہ کے عہدے پر فائز سرکاری ملازم میں ناقابل تلافی عمومی نااہلی؛اور

(d) ذاتی بے حیائی۔

(2) گورنر، کسی گزٹیڈ سرکاری ملازم کے سلسلے میں، اس کی اپنی درخواست پر، ذیلی قاعدہ (1) میں مذکور معاملات کے سلسلے میں اپنا مقدمہ ٹریبونل کو بھیج سکتا ہے۔

یہ بات قابل غور ہوگی کہ قاعدہ 4(1) گورنر کو صوابدیدی عطا کرتا ہے کہ وہ ذیلی قاعدہ (1) کے پہلے حصے کے ذریعے مخصوص ملازمین کے سلسلے میں شق (اے) سے (ڈی) کے تحت آنے والے ٹریبونل کے مقدمات کا حوالہ دے۔ان معاملات کے حوالے سے، متعلقہ سرکاری ملازم یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس کے خلاف تحقیقات ٹریبونل کے ذریعے نہیں کی جانی چاہیے اور اس معاملے کا فیصلہ صرف گورنر کی صوابدید پر کیا جانا چاہیے۔یہ بھی واضح ہے کہ ان ملازمین کے طبقات میں جن پر ذیلی قاعدہ (1) لاگو ہوتا ہے، گزٹیڈ سرکاری ملازمین کو شامل کیا جاتا ہے، تاکہ اگر قاعدہ 4(1) خود ہی قائم رہا تو گزٹیڈ سرکاری ملازمین کو بھی یہ دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا کہ ان کے خلاف انکوائری ٹریبونل کے ذریعے نہیں کی جانی چاہیے۔اس شق کی روشنی میں ہی قاعدہ 4(2) پر غور کرنا ہے۔

قاعدہ 4(2) گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے طبقے سے متعلق ہے اور انہیں گورنر سے درخواست کرنے کا حق دیتا ہے کہ ان کے مقدمات ذیلی قاعدہ (1) کی شق (اے) سے (ڈی) میں مذکور معاملات کے سلسلے میں ٹریبونل کو بھیجے جائیں۔ہمارے فیصلے کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا قاعدہ 4(1) میں لفظ "ہوسکتا ہے" کی طرح جو گورنر کو صوابدید فراہم کرتا ہے، ذیلی قاعدہ (2) میں لفظ "ہوسکتا ہے" اس کو صوابدید فراہم کرتا ہے، یا ذیلی قاعدہ (2) میں لفظ "ہوسکتا ہے" کا واقعی مطلب "ہوگا" یا "ہونا چاہیے" ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ لفظ "مئی" کا عام طور پر مطلب "ضروری" یا "ہوگا" نہیں ہے۔لیکن یہ اچھی طرح سے طے شدہ

ہے کہ لفظ" ہوسکتا ہے" سیاق وسباق کی روشنی میں" ضروری" یا" ہوگا" کے معنی کے قابل ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ جہاں کسی عوامی اتھارٹی کو کسی ذمہ داری کے ساتھ صوابدیدی جاتی ہے، لفظ" مئی" جو صوابدید کی نشاندہی کرتا ہے، اس کا مطلب کمانڈ سمجھا جانا چاہیے۔ بعض اوقات، مقننہ اس اختیار کی اعلی حیثیت کے احترام میں لفظ" ہوسکتا ہے" کا استعمال کرتا ہے جس پر اختیار اور ذمہ داری تفویض اور عائد کرنے کا ارادہ ہے۔ موجودہ معاملے میں، یہ وہ سیاق وسباق ہے جو فیصلہ کن ہے۔ قاعدہ 4(2) کا پورا مقصد مایوس ہو جائے گا اگر مذکورہ قاعدے میں لفظ" ہوسکتا ہے" وہی توسیخ حاصل کرتا ہے جو ذیلی قاعدہ (1) میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے حوالے سے گورنر کو پہلے ہی صوابدیدی گئی تھی کہ وہ اپنے مقدمات ٹریبونل کو بھیجیں کہ قاعدہ بنانے والا اختیاران کے سلسلے میں ایک خصوصی التزام کرنا چاہتا ہے جیسا کہ قاعدہ 4(1) اور قاعدہ 4(2) کے تحت آنے والے دیگر سرکاری ملازمین سے ممتاز ہے، دوسرے لحاظ سے قاعدہ 4(2) مکمل طور پر بے کار رہو گا۔ دوسرے لفظوں میں، قاعدہ 4(2) کو نافذ کرنے کا سادہ اور غیر واضح مقصد گزٹیڈ سرکاری ملازمین کو گورنر سے درخواست کرنے کا اختیار فراہم کرنا ہے کہ ان کے مقدمات کی سماعت ٹریبونل کے ذریعے کی جائے نہ کہ دوسری صورت میں۔ قاعدہ ساز اتھارٹی نے غالباً سوچا کہ گزٹیڈ سرکاری ملازمین کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، انہیں ایسی رائے دینا جائز ہوگا۔ لہذا، ہمیں ہائی کورٹ کے اس نظریے کو قبول کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی کہ قاعدہ 4(2) گورنر پر گزٹیڈ سرکاری ملازم کی طرف سے کی گئی درخواست کو منظور کرنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ اس کا مقدمہ قواعد کے تحت ٹریبونل کو بھیجا جائے۔ اس طرح کی درخواست تسلیم شدہ طور پر مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی تھی اور اسے منظور نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا، ہم مطمئن ہیں کہ ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے کی جانے والی مجوزہ کارروائی کو قواعد کے تحت ٹریبونل کو بھیجنے کے علاوہ منسوخ کرنے میں درست تھا۔

اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کردی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document